نقشِ آغاز

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ

خداوند قدوس اور خالق لم یزل کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اسی کی توفیق و عنایت سے ایک عرصہ کے انتظار کے بعد ہم ناتواں اس قابل ہوسکے کہ محدث کبیر قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے متعلق ایک عظیم تاریخی اور جامع دستاویزی یادگار نمبر اُنکے تلامذہ و مستفیدین، علمی و دینی حلقوں، ارباب ذوق، عامۃ المسلمین بالخصوص ماہنامہ الحق کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً ——— ہمارا خیال تھا کہ ہم حضرت شیخ الحدیث کے سانحۂ ارتحال کا سال پورا ہونے پر ماہنامہ الحق کا یہ خصوصی نمبر پیش کریں مگر اس وقت کے ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر کی خصوصی اشاعت کا اعلان کر دیا تو ہم نے اس کو غنیمت جانا اور اپنی حد تک ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے کچھ مسودات، دستاویزات اور متعدد مضامین بھی انکے حوالے کر دیئے مگر قدرت نے یہ سعادت الحق کے مقدر میں لکھی تھی اور بوجوہ ترجمان اسلام خصوصی نمبر تو کیا اپنا وجود بھی برقرار نہ رکھ سکا۔ ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن۔ مگر اسکے بعد بھی مصمم ارادہ تھا کہ حضرت کی وفات کے دوسرے سال میں الحق کے اس خصوصی نمبر کی تکمیل کر لی جائے مگر یہ کام تیسرے سال بھی مکمل نہ ہوسکا ویسے بھی بفحوائے کل امو مرھون باوقاتہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے ہزار کوشش کیجئے نہ تو کوئی کام اپنے وقت سے پہلے ہوسکتا ہے اور نہ اپنے وقت سے ٹل سکتا ہے پھر جنکے ہاتھوں سے مقدر ہوتا ہے ہزار ناتوانیوں اور معذوریوں کے باوجود قدرت کی توفیق ارزانی انہیں کے نصیب ہوتی ہے خوش نصیب اور قابلِ رشک ہیں وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ کوئی مفید کام لے لے۔ تمام تر نظام کائنات اسی تکوینی منہج پر چل رہا ہے اپنے مقررہ وقت پر کسی بھی کام کی تکمیل قدرت اپنے مخفی ہاتھوں سے کرا دیتی ہے جس کا ہم گنہ گاروں نے اس عظیم اور وسیع کام میں قدم قدم پر مشاہدہ کیا۔

یہ عظیم تاریخی دستاویز (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر) اس عظیم شخصیت کی یاد میں پیش کیا جا رہا ہے جس نے پون صدی سے زائد کا عرصہ قرآن و حدیث کے درس و تدریس، اعلاء کلمۃ الحق، رجال کار کی تربیت، منکرات کے خلاف جہاد، دارالعلوم حقانیہ کے قیام و استحکام، جگہ جگہ دینی مدارس کی ترویج، جہاد افغانستان، ملک کے آئین و قانون میں تنفیذ و تطبیق شریعت کی جدوجہد، قومی و ملی اور سیاسی خدمات اور عالمِ انسانیت میں دین اسلام کی عظمت و سربلندی کیلئے مسلسل محنت کی، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ان مختلف موڑوں پر اس عظیم انسان کو جن جن مراحل، آزمائشوں، مصائب اور مشکلات بھر صبر و استقامت، خلوص و للّٰہیت، حوصلہ و ہمت، وسیع النظری و جرأت، آہنی عزم، قوتِ فیصلہ، فکری بیداری، بروقت اقدام اور اسکے نتائج سے گزرنا پڑا ان میں سے بہت کچھ کا ذکر قارئین کو آئندہ صفحات میں ملے گا ——— جبکہ خلوص و محبت، ذکر و انابت الی اللہ، جود و سخا، ریاضت و عبادت اور مجاہدہ کے بہت سے پہلو اور کثیر واقعات اب بھی پردہ خفا میں ہیں جسکی وجہ خود حضرت شیخ الحدیثؒ کی بے پناہ للّٰہیت اور ان کا خلوص تھا۔ یہ ضخیم اور عظیم تاریخی نمبر نہ صرف فرد واحد کی سوانح ہے بلکہ برصغیر کے مسلمانوں کی پون صدی کی علمی سیاسی اور ملی جدوجہد اور ارتقاء کی ایک تاریخ ہے۔

جس وضع اور جس انداز کے مضامین، مشاہدات، واقعات اور حضرتؒ کی سوانح کے تاریخی حوالہ جات اس نمبر میں مرتب ہوگئے ہیں ابتدائے کار میں اس طرح کی عظیم تاریخی دستاویز کا تصور بھی نہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو شاید یہی منظور تھا کہ یہ کام جلد بازی سے خانہ پری کے بجائے جامع اور مخصوص انداز میں مکمل ہو، دیر آید درست آید۔ اسکے ہر ہر صفحے اور مقالہ نگار کے ہر اسلوب اور ہر انداز تحریر سے حضرت شیخ الحدیثؒ ابتداء سے آخر تک بے ساختہ انداز میں چلتے پھرتے ایک کامل انسان نظر آتے ہیں ——— شروع ہی سے اس خصوصی نمبر کے مقالات کی ترتیب اور خود مقالہ نگار حضرات نے اپنے معلومات کی ترتیب اور مرتب نے مضامین کی ترتیب اس انداز سے رکھی ہے جس میں حضرت کی شخصیت کے خصوصی پہلو خود بخود اُبھر اُبھر کر روشن صورت

میں سامنے آنے لگتے ہیں اور پڑھنے والے کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضرتؒ کی شخصیت میں عظمت اور امتیاز کے اہم خصائص کون کون سے تھے اور انہوں نے کس وجہ سے نظروں میں گوہر شہسوار یا ستاروں میں ماہ و خورشید کی حیثیت حاصل کرلی۔

یہ نمبر ایسے وقت میں منظر عام پر آرہا ہے جب ملک میں اسلامی نظام کے سلسلہ میں فضا مزید سازگار ہوتی چلی جارہی ہے لوگ لادینی قوتوں، بے دین اتحادوں، مفاد پرست حکمرانوں اور اقتدار پسند سیاستدانوں سے تنگ آچکے ہیں انہوں نے گذشتہ دورِ حکومت میں مؤنث جمہوریت کے برکات بھی دیکھے اور اب مذکر جمہوریت کے ثمرات بھی دیکھ رہے ہیں۔ افغانستان اپنی تعمیر نو اور نفاذ شریعت کی تنفیذ کے مرحلے سے گزر رہا ہے ـــــ ایسے حالات میں اس خصوصی نمبر کی اشاعت سے حضرۃ شیخ الحدیثؒ سمیت ان تمام زعماء ملت کی روحوں کو تسکین اور سرور نصیب ہوگا جنہوں نے ملک میں نفاذ شریعت اور اسلامی قوانین کے تحفظ و ترویج کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں اور حضرت شیخ الحدیثؒ کو تو اس سے زیادہ مسرت ہوگی کہ وہ قافلہ عزیمت وجہاد کے سالار و امام تھے تحریکِ نفاذ شریعت میں تمام دینی قوتوں نے انہیں اپنا قائد تسلیم کیا اور ہزاروں علماء نے متفقہ طور پر انہیں "قائد شریعت" کا خطاب دیا۔ افغان مجاہدین اور قائدینِ جہاد نے انہیں اپنا سرپرست تسلیم کیا تھا ـــــ مزید خوشی اس بات کی ہے کہ جہادِ افغانستان میں سیاسی قیادت سمیت محاذ جنگ کے دشوار گزار اور صعب ترین سنگروں میں اُن افراد اور غازیوں و شہداء کا بنیادی حصہ ہے جو حضرت شیخ الحدیثؒ کے تلامذہ آپ کے تربیت یافتہ، پروردہ اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء تھے ـــــ اس مقدس اور مبارک مشن میں آپکے سینکڑوں "تلامذہ" "منهم من قضىٰ نحبه" کے مصداق شہادت کی سعادت حاصل کرچکے ہیں اور جو زندہ ہیں وہ اب افغانستان میں ملی اتحاد، باہمی اخوت، دینی تعلیم کے فروغ، مدارس کے قیام اور دینی اور خالص اسلامی حکومت کی تشکیل و استحکام میں آج بھی سرگرم عمل ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے جو پودا لگایا تھا الحمدللہ وہ آج ثمر بار ہوچکا ہے ملک و بیرون ملک الحمدللہ اسکے انوار سورج کی روشنی کی طرح پھیل رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیثؒ انکی سیرت و سوانح اور پون صدی تک متنوع دینی خدمات کے تعارف کیلئے بارہ ۱۲۰۰ سو صفحات بالکل ناکافی ہیں بلکہ یہ امر واقعہ ہے کہ آپؒ کے لمحات حیات کی روئیداد کے لیے اتنے کئی ضخیم نمبر بھی ناکافی ہونگے پھر بھی خداوندِ قدوس مالک الملک نے ہم ضعیفوں کو جو توفیق مرحمت فرمائی اسکے مطابق جو کچھ بھی بن سکا وہ نذر قارئین ہے اس سلسلہ میں ملک و بیرون ملک اکابر علماء و مشائخ، اہل اللہ و صالحین حضرۃ شیخ الحدیثؒ کے متوسلین، فضلاء و مستفیدین اور ماہنامہ الحق کے قارئین کی غائبانہ اور پرخلوص دعائیں ہمارا سب سے بڑا سرمایہ تھیں جنکے طفیل یہ کام تکمیل تک پہنچا ـــــ مقالہ نویس اور مضمون نگار حضرات نے جس طرح شاندار اور پُرمغز اور جامع تحریریں ارسال فرمائیں اعتراف و تشکر کے جذبات کے ساتھ ہماری دعا ہے کہ پروردگار ان کو اسکا بہترین اجر عطا فرمادے۔ اپنے مخلص قارئین سے آخری گذارش یہ ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے مشن اور پیغام کو زندہ رکھنا ہی حضرتؒ سے اظہار عقیدت کا صحیح راستہ ہے اور اس دعا کا اہتمام بھی کہ اللہ تعالیٰ حضرۃؒ کے قائم فرمودہ گلشن علم کو ہمیشہ مستحکم ثمر آور اور پُربہار رکھے۔ ساتھ ساتھ ان احباب و مخلصین دوستوں اور کارکنوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جنکے قلمی و قلبی تعاون، شبانہ روز محنت اور ہمہ جہتی توجہ سے یہ ضخیم نمبر تیار ہوسکا اور آپکے ہاتھوں میں پہنچا۔ بالخصوص عزیز محترم مولانا عبدالقیوم حقانی نے اپنے تدریسی، تبلیغی، صحافتی، تصنیفی اور متنوع مصروفیات کے باوجود اس نمبر کی ترتیب و تکمیل کی تمام ذمہ داریاں باحسن وجوہ سرانجام دیں یہ عظیم خصوصی نمبر ان ہی کی کاوشوں کا رہین منت ہے، انہوں نے جس ذوق و شوق اور فنی مہارت کا ثبوت دیا ہے وہ سزاوار تحسین اور قابلِ داد ہے حقیقت یہ ہے کہ حقانی صاحب کی جانکاہی نے راقم الحرف کو بہت سی زحمتوں سے بچالیا ـ تاہم احقر نے حتی الوسع اس نمبر کے اکثر مضامین خود بھی دیکھے جہاں ضروری سمجھا مناسب مشورے دیئے اور برابر اس کام میں حصہ لیتا رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب یہ نمبر اہل ذوق اور اہل نظر کے سامنے ہے دل مسرت سے معمور ہے اور زبان و قلم ترانہ حمد میں مشغول۔ کہ ایک کام مکمل ہوا، خدا کرے کہ یہ نمبر ہر طرح سے کامیاب اور مقبول ہو اور پڑھنے والوں میں ان صفات و کمالات کے حصول کا جذبہ یا کم از کم شوق و ولولہ اور احساس طلب پیدا کرے جنکی نمود اس ذات میں نظر آتی ہے جنکی یہ سوانح ہے ـــــ احقر ان سب حضرات کا شکر گزار ہے جنہوں نے کسی بھی حیثیت سے نمبر کی تیاری میں حصہ لیا خدا تعالیٰ ان سب حضرات کی محنت اور سعی کو قبول فرمادے اور دنیا و آخرت میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمادے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

۲۷ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ، ۲۱ جنوری ۱۹۹۳ء ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک